نصاب ستارہ اطفال

(حصہ اوّل)

کامیابی کی راہیں

(حصہ اوّل)

زیرِ اہتمام: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

فہرست عناوین (ستارہ اطفال حصہ اوّل)

ستارہ اطفال (حصہ دوم)

پیش لفظ

اسلام نے بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اسکے کان میں اذان کی تعلیم دے کر اس انتہائی اہم اصول کی طرف توجہ دلائی کہ بچے کی تعلیم و تربیت کا یہی ایک اہم زمانہ ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی زمانے کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزون ہے......طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا...پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہوجاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہوسکتے...‘‘(ملفوظات جلد اوّل ص:44 طبع جدید)

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

’’درحقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سب سے زیادہ سیکھنے کے لئے موزوں ہوتا ہے اور اسی عمر میں اس کی تربیت اسلامی اصول پر کرنی چاہیے پس گو بچہ بعض اعمال کے لحاظ سے معذور سمجھا جاتا ہے سیکھنے کا عمدہ زمانہ اس کی وُہی عمر ہے۔‘‘

(مشعلِ راہ جلد اول ص:513)

مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کی بنیاد کا بنیادی مقصد بچوں کی انہیں صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور ان کی ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کروانا ہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان نے احمدی بچوں اور بچیوں کیلئے ایک نئ کتاب ’’ **کامیابی کی راہیں** ‘‘ کے عنوان سے چار حصوں میں مرتب کی ہے جس میں بچوں کی عمر کے حساب سے الگ الگ حصوں میں بنیادی اور ضروری معلومات اور دینی مسائل آسان اور سادہ انداز میں بتائے گئے ہیں۔

پیارے احمدی بچوں اور بچیوں سے درخواست ہے کہ وہ اس کا مطالعہ کریں اور ان باتوں کو اپنے حافظے میں نقش کرلیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور خاکسار کی احمدی والدین اور بڑوں سے بھی اپیل ہے کہ وہ خود بھی اس کا مطالعہ کریں تا کہ اپنے بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کرکے احمدیت اور ملک وقوم کا ایک اچھا فرد بن سکیں۔اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں جس میں آپ نے فرمایا کہ:

''...اس تیاری میں دیر نہ کردیں یہ سمجھتے ہوئے کہ ابھی تو چھوٹے بچے ہیں ابھی انہوں نے بڑے ہونا ہے۔ حالانکہ بچپن ہی سے بچوں کو سنبھالیں گے تو وہ سنبھالے جائیں گے جب غلط روش پر بڑے ہوگئے تو اس غلط روش کو بعد میں درست کرنا بہت ہی محنت کا اور جان جوکھوں کا کام بن جاتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم نرم کونپلیں ہیں اس وقت ان کو جس ڈھب پر چاہیں یہ چل سکتے ہیں اس وقت ان کی طرف توجہ کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1989ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی حسین تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اور اس کتاب کی ترتیب وتدوین اور طباعت میں جن جن دوستوں نے کام کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(سید محمود احمد)

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

دیباچہ

بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کیلئے گاہے گاہے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے مختلف کتب شائع ہوتی رہتی ہیں۔ حالیہ سالوں میں مجلس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ساری نئی اور کچھ پرانی کتب کو شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ زیر نظر کتاب اسی سلسلہ اشاعت کی ایک اہم کڑی ہے۔

آج سے چندسال قبل مہتمم صاحب مجلس اطفال الاحمدیہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے اطفال وناصرات کی تعلیم وتربیت کیلئے ایک بنیادی نصاب تیار کروایا جس میں بچوں کی عمر اور اس کے مطابق صلاحیت و استعداد کے پیش نظر اہم اور بنیادی امورِ دینیہ پر مشتمل باتوں کو بیان کیا گیا ہے تاکہ آہستہ آہستہ اور بچے کی ذہنی استعداد کے مطابق یہ امور اس کے ذہن نشین ہوسکیں۔

اس نصاب کو انتہائی آسان، سادہ اور دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے اور عمر کے ساتھ ساتھ مواد و معلومات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

اس نصاب کی ایک اہم بات یہ ہے کہ اس میں نماز اور دیگر دعاؤں کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے۔ ایسا ہی تاریخ احمدیت کے حوالے سے اہم تاریخی واقعات 2000ء تک کے شامل کئے گئے ہیں اور یوں پہلے سے رائج ایک نصاب کی جگہ آسان اور دلچسپ اور بچوں کی ذہنی استعدادوں کے مطابق پہلے سے کہیں زیادہ معلومات اور مواد پر مشتمل یہ نئی کتاب پیش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ والدین اپنے بچوں کی دینی اور اخلاقی تعلیم وتربیت کیلئے یہ کتاب اپنی نگرانی اور ذاتی توجہ سے بچوں کو پڑھائیں گے اور مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان جس مفید طرز پر اطفال کیلئے اس کو مقرر کرے اطفال اور ان کے والدین ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔

اس نئے نصاب کا نام بھی ''کامیابی کی راہیں'' رکھا جا رہا ہے۔ یہ نصاب پہلے سے موجود اس کتاب کی جگہ لے رہا ہے جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نگرانی میں 1964ء سے ''کامیابی کی راہیں'' کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کتاب کو چار حصوں میں شائع کیا جا رہا ہے پہلے تین حصے مزید دو دو حصوں میں منقسم ہیں اس طرح پورا نصاب سات حصوں پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزا دے جنہوں نے نئے و پرانے ایڈیشن کی تیاری کیلئے اس وقت کام کیا جیسے مکرم ومحترم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب پال آف سیالکوٹ وغیرہ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

زیر نظر ''کامیابی کی راہیں'' جو زیادہ تر نئے مواد پر مشتمل ہے اور پرانے ایڈیشن سے بھی مستفاد ہے اس کے لئے مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب اور مکرم

عبدالرشید صاحب نے اس کتاب کا مسودہ تیار کیا۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس کتاب کی تیاری میں مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب اور مکرم فرید احمد ناصر صاحب نے شعبہ اشاعت کے ساتھ نمایاں تعاون کیا۔ خاکسار ان احباب کا اور دیگر تمام دوستوں کا جنہوں نے کسی بھی صورت میں مدد کی ہے دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ ایسا ہی موجودہ مہتمم اطفال مکرم حافظ راشد جاوید صاحب کا بھی مشکور ہے کہ جن کے خصوصی تعاون سے یہ کتاب طبع کی جا رہی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

والسلام

خاکسار

(شمشاد احمد قمر)

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

7 تا 8 سال کیلئے

1۔کلمہ طیبہ مع ترجمہ زبانی یاد کرنا۔

2۔پانچ بنیادی ارکان اسلام یاد کرنا۔

3۔طفل کا وعدہ یاد کرنا۔

4۔نماز کیا ہے؟

5۔نمازوں کی تعداد اور نام یاد کرنا۔

6۔نماز یاد کرنا۔

7۔وضو کا طریق۔

8۔نماز کے آداب یاد کرنا۔

9۔مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا یاد کرنا۔

10۔آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک اور آپ کے خلفاء کے اسماء مبارک یاد کرنا۔

11۔حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کے نام یاد کرنا۔

12۔نظمیں (i) کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو

(ii) میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں (زبانی یاد کرنا)

13۔قاعدہ یسرنا القرآن

14۔"اللہ تعالیٰ" کے بارے میں کچھ باتیں یاد کرنا۔

15۔اللہ تعالیٰ کے پانچ صفاتی نام یاد کرنا۔

16۔عربی قصیدہ یاعینَ فیضِ اللّٰہِ وَالْعِرفانِ سے پانچ شعر یاد کرنا۔

1۔ کلمہ طیّبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

2۔ ارکان اسلام پانچ ہیں

۱۔کلمہ شہادۃ ۲۔نماز ۳۔روزہ ۴۔زکوٰۃ ۵۔حج

3۔ وعدہ طفل

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور احمدیت، قوم اور وطن کی خدمت کیلئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ کسی کو گالی نہیں دوں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

4۔ نماز کیا ہے؟

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مسلمانوں پر انعام کی۔ یہ عبادت ہر قسم کی برائیوں، بے حیائیوں، لغو باتوں اور ناپسندیدہ حرکات سے روکتی ہے اور انسان کو پاک بنا کر اسے خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہے۔ نماز مومن کی روحانی غذا اور اس کا معراج ہے۔ اس کا پڑھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ اسلام کی عمارت کا دوسرا رُکن ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ نماز ایسی عبادت ہے جس سے ہر مسلمان کی مشکلات اور گناہ دور ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔

5۔ پانچ نمازیں فرض ہیں

۱۔فجر ۲۔ظہر ۳۔عصر ۴۔مغرب ۵۔عشاء

6۔ نماز پڑھنے کا طریق

نمازی جب نماز کیلئے کھڑا ہوتو قبلہ رُخ ہو کر دونوں ہاتھ کانوں یا کندھے تک اٹھائے اور اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھ اس طرح باندھے کہ دائیں ہاتھ کی کلائی بائیں ہاتھ کی کلائی کے اوپر ہو اور حسبِ ذیل ثناء تعوّذ صرف پہلی رکعت میں پڑھے۔ (بخاری۔ ابوداؤد)

نماز مترجم

وَجَّهْتُ	وَجْهِيَ	لِلَّذِي
میں نے پھیرا	اپنا رخ	اس ذات کی طرف
میں نے موحد ہوتے ہوئے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف پھیرا		
فَطَرَ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ
جس نے پیدا کیا	آسمانوں کو	اور زمین کو
جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا		
حَنِيْفًا	وَّمَا اَنَا	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
موحد ہوتے ہوئے	اور نہیں ہوں میں	مشرکوں میں سے
اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں		

ثناء

سُبْحَانَكَ	اللّٰهُمَّ	وَبِحَمْدِكَ
تو پاک ہے	اے اللہ	اور اپنی تعریف کے ساتھ
اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ		

وَتَبَارَكَ	اسْمُكَ	وَتَعَالٰى
اور برکت والا ہے	تیرا نام	اور بلند ہے
اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری		
جَدُّكَ	وَلَا اِلٰهَ	غَيْرُكَ
تیری شان	اور نہیں کوئی معبود	تیرے سوا
شان بلند ہے۔ اور تیرے سوا کو معبود نہیں۔		

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ	مِنَ الشَّيْطَانِ	الرَّجِيْمِ
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی	شیطان سے	دھتکارا ہوا
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے		

سورۃ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام کیساتھ	بے انتہا رحم کرنے والا	بار بار رحم کرنے والا
اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے		
اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
سب تعریفیں	اللہ کیلئے	تمام جہانوں کا پالنے والا
سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے		
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	مَالِكِ
بے حد کرم کرنے والا	بار بار رحم کرنے والا	مالک
بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا		

یَوۡمِ الدِّیۡنِ	اِیَّاکَ	نَعۡبُدُ
جزاسزا کے دن کا	صرف تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں
مالک ہے۔	ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں	
وَاِیَّاکَ	نَسۡتَعِیۡنُ	اِھۡدِنَا
اور صرف تجھ سے ہی	ہم مدد مانگتے ہیں	ہمیں ہدایت دے
اور صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔		
الصِّرَاطَ	الۡمُسۡتَقِیۡمَ	صِرَاطَ
راستہ	سیدھا	راستہ
ہمیں سیدھا راستہ دکھا	ان لوگوں کا رستہ	
الَّذِیۡنَ	اَنۡعَمۡتَ	عَلَیۡھِمۡ
ان لوگوں کا	تو نے انعام کیا	جن پر
جن پر تو نے انعام کیا		

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ	وَلَا الضَّآلِّیۡنَ
نہ کہ جن پر غضب نازل ہوا	اور نہ گمراہوں کا
نہ کہ اُن لوگوں کا (رستہ) جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا۔	

سورۃ اخلاص

بِسۡمِ اللّٰہِ	اَلرَّحۡمٰنِ	اَلرَّحِیۡمِ
اللہ کے نام کیساتھ	بے انتہا رحم کرنے والا	بار بار رحم کرنے والا
اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے		
قُلۡ	ھُوَ	اللّٰہُ اَحَدٌ
تو کہہ دے	وہ	اللہ ایک ہے
تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے		

اَللّٰہُ الصَّمَدُ	لَمۡ یَلِدۡ	وَلَمۡ یُوۡلَدۡ
اللہ بے نیاز ہے	نہ اس نے کسی کو جنا	اور نہ وہ جنا گیا
اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا		

وَلَمۡ یَکُنۡ	لَّہٗ	کُفُوًا	اَحَدٌ
اور نہ ہوا	اس کا	ہم پلہ	کوئی ایک
اور اُس کا کوئی ہم پلہ نہیں			

تَسۡبِیۡح

سُبۡحَانَ	رَبِّیَ	الۡعَظِیۡمِ
پاک ہے	میرا رب	بڑی عظمت والا
پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا		

تَسۡمِیۡع

سَمِعَ اللّٰہُ	لِمَنۡ	حَمِدَہٗ
سن لی اللہ نے	اس کی جس نے	اس کی تعریف کی
اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی		

اس کے ساتھ یہ الفاظ بھی پڑھیں۔

تَحۡمِیۡد

رَبَّنَا	وَلَکَ	الۡحَمۡدُ	
اے ہمارے رب	تیرے لئے ہی	تعریف ہے	

حَمۡدًا	کَثِیۡرًا	طَیِّبًا	مُّبَارَکًا	فِیۡہِ
اے ہمارے رب سب تعریف تیرے لئے ہی ہے				
تعریف	بہت زیادہ	پاکیزہ	برکت ہو	جس میں
بہت زیادہ تعریف جو پاکیزہ ہو اور جس میں برکت ہو				

اس کے بعد اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر سجدہ میں جائیں۔ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے اور پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں اور سات اعضاء پر سجدہ کریں۔ یعنی پیشانی مع ناک، دونوں

ہاتھوں، گھٹنوں اور پاؤں کے پنجوں پر۔ انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں اکٹھی زمین پر کانوں کے برابر قبلہ رُخ ہوں۔ کُہنیاں زمین سے اونچی ہوں۔ بازو بغلوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھیں اور سجدہ کی یہ تسبیح تین یا اس سے زیادہ طاق بار پڑھیں۔

تَسبِیح

سُبْحَانَ	رَبِّیَ	الْاَعْلٰی
پاک ہے	میرا رب	بڑی شان والا
پاک ہے میرا رب بڑی شان والا		

جب اطمینان سے سجدہ کرلیں تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر قعدہ میں بیٹھیں۔

قَعْدَہ وہ اس طرح کہ بایاں پاؤں بچھالیں اور دایاں اس طرح کھڑا رکھیں کہ انگوٹھے اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ بائیں پاؤں پر بیٹھیں مگر معذور کو اجازت ہے کہ جس طرح اس کو آسانی ہو بیٹھے۔ ہاتھ گھٹنوں پر اور نظریں سجدہ گاہ پر ہوں اور یہ دعا پڑھیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

رَبِّ	اغْفِرْلِیْ	وَارْحَمْنِیْ	وَاهْدِنِیْ
اے اللہ	مجھے بخش دے	اور مجھ پر رحم فرما	اور مجھے ہدایت دے
اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے			
وَعَافِنِیْ	وَاجْبُرْنِیْ	وَارْزُقْنِیْ	وَارْفَعْنِیْ
اور مجھے عافیت عطا فرما	اور میری اصلاح فرمادے	اور مجھے رزق دے	اور میرے درجات بلند کر
	اور مجھے رزق دے اور میرے درجات بلند کر		

اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دوسرا سجدہ کریں اور اس میں تسبیح پڑھیں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہوجائیں اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف کا کچھ حصہ یا کوئی سورۃ پڑھیں۔ پھر رکوع اور سجود سے فارغ ہوکر قعدہ میں بیٹھیں اور یہ تَشَھُّدْ پڑھیں۔

(جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھائیں اور رَسُوْلُهٗ کے بعد نیچے کردیں۔)

تشہّد

اَلتَّحِیَّاتُ	لِلّٰهِ	وَالصَّلَوٰتُ	والطَّیِّبَاتُ
ہر قسم کے تحفے	اللہ کیلئے ہیں	اور سب عبادتیں بھی	اور سب پاکیزہ چیزیں بھی
تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں			
اَلسَّلَامُ	عَلَیْکَ	اَیُّهَا النَّبِیُّ	وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
سلامتی ہو	تجھ پر	اے نبی	اور اللہ کی رحمت
اے نبی تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت			
وَبَرَکَاتُهٗ	اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا	وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ	الصّٰلِحِیْنَ
اور اس کی برکتیں	سلامتی ہو ہم پر	اور اللہ کے بندوں پر	نیک (بندے)
اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی			
اَشْهَدُ	اَنْ لَّا اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	وَاَشْهَدُ
میں گواہی دیتا ہوں	کہ نہیں کوئی معبود	سوائے اللہ کے	اور میں گواہی دیتا ہوں
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں			
اَنَّ	مُحَمَّدًا	عَبْدُهٗ	وَرَسُوْلُهٗ
(کہ) یقیناً	محمدؐ	اُس کے بندے	اور اُس کے رسول
کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں			

تشہد کے بعد اگر دو رکعتوں والی نماز ہو تو درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھ کر پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف منہ کرکے کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلامتی ہو تم پر اور رحمتیں ہوں اللہ کی۔

اگر تین یا چار رکعتوں والی نماز ہو تو تَشَھُّدْ کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ فرض نماز کی صورت میں تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سُورۃ فاتحہ پڑھیں۔

نوافل یا سُنّتوں کی صورت میں ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ یا کوئی سورۃ پڑھیں۔ نماز کی آخری رکعت میں تَشَھُّد کے بعد یہ دُرُود پڑھیں۔

دُرُود شریف

اَللّٰھُمَّ	صَلِّ	عَلٰی مُحَمَّدٍ	وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ	فضل نازل فرما	محمدؐ پر	اور محمدؐ کی آل پر
اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر فضل نازل فرما			
کَمَا	صَلَّیْتَ	عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ	وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
جس طرح	تو نے فضل نازل فرمایا	ابراہیمؑ پر	اور ابراہیمؑ کی آل پر
جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپؑ کی آل پر فضل نازل فرمایا			
اِنَّکَ	حَمِیْدٌ	مَّجِیْدٌ	
یقیناً تو	بہت حمد والا	بہت بزرگی والا ہے	
یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے			
اَللّٰھُمَّ	بَارِکْ	عَلٰی مُحَمَّدٍ	وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ	برکت نازل فرما	محمدؐ پر	اور محمدؐ کی آل پر
اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر برکت نازل فرما			

کَمَا	بَارَکْتَ	عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ	وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
جس طرح	تو نے برکت نازل کی	ابراہیمؑ پر	اور ابراہیمؑ کی آل پر
جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپؑ کی آل پر برکت نازل فرمائی			
اِنَّکَ	حَمِیْدٌ	مَّجِیْدٌ۔	
یقیناً تو	بہت حمد والا	بہت بزرگی والا ہے	
یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے			

دعائیں

①

رَبَّنَا	اٰتِنَا	فِی الدُّنْیَا	حَسَنَةً
اے ہمارے رب	ہمیں عطا کر	دنیا میں	بھلائی
اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی			
وَّ فِی الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ قِنَا	عَذَابَ النَّارِ
اور آخرت میں	بھلائی	اور ہمیں بچا	آگ کے عذاب سے
بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا			

②

رَبِّ	اجْعَلْنِیْ	مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ	وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ
اے میرے رب	مجھے بنا دے	نماز قائم کرنے والا	اور میری اولاد کو بھی
اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی			
رَبَّنَا	وَتَقَبَّلْ	دُعَاءِ۔	رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ
اے ہمارے رب	قبول فرما	میری دعا	اے ہمارے رب مجھے بخش دے
اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے (اس دن) بخش دے			

وَلِوَالِدَیَّ	وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ	یَوْمَ یَقُوْمُ	الْحِسَابُ
اور میرے والدین کو	اور سب مومنوں کو	جس دن قائم ہوگا	حساب کتاب
اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بھی جس دن حساب کتاب ہوگا			

③ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ

اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں مشکلات سے اور غموں سے

وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ

اور مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آنیسے اور سستی سے

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

اور مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرضہ کی زیادتی سے اور لوگوں کے ذلیل کرنے سے

④ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ

اے اللہ! بچا مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اور غنی کر دے مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے غیر سے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ

اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح الدجال کے فتنہ سے

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

اور مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے

⑤ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

اے اللہ! یقیناً مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور گھاٹے سے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا

اے اللہ! یقیناً میں نے ظلم کیا اپنی جان پر ظلم بہت زیادہ

وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ

اور نہیں کوئی بخشنے والا گناہوں کا سوائے تیرے پس بخش دے مجھے

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ

بخش اپنے حضور سے اور رحم فرما مجھ پر یقیناً

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

تو ہی بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

نوٹ: یہ دعائیں نفلی ہیں۔ یعنی جتنی چاہیں پڑھ لیں اور اپنی زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں۔

نماز کے بعد کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ	اَنْتَ السَّلَامُ	وَمِنْکَ السَّلَامُ
اے اللہ	تو سلامتی والا ہے	اور تجھ سے ہی سلامتی ہے
اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے		
تَبَارَکْتَ	یَا ذَا الْجَلَالِ	وَالْاِکْرَامِ
تو برکتوں والا ہے	اے جلال والے	اور بزرگی والے
اے جلال اور بزرگی والے تو (ہی) برکت والا ہے		

نماز کے بعد تسبیحات کرنا بھی سنت رسول ہے۔

7۔ وضو کرنا

1۔نماز سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔

2۔وضو سے پہلے حاجاتِ ضروریہ سے فارغ ہو لینا چاہئے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لَا صَلٰوۃَ وَھُوَیُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ یعنی اس حالت میں نماز نہیں ہوتی جب دو سخت ناپاک چیزیں (پیشاب اور پاخانہ) اسے روک رہی ہوں۔

3۔جب وضو کرنے لگیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں کیونکہ بِسْمِ اللّٰہِ وضو کی، وضو نماز کی اور نماز جنت کی چابی ہے۔

4۔وضو کا طریق یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھونا، پھر کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، تمام چہرے کو پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک دھونا۔ دونوں بازو کہنیوں تک دھونا، پھر سر کا مسح کرنا، وہ اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے پیشانی سے گدّی تک لے جائیں (سر کے کچھ حصہ کا مسح کر کے گیلا ہاتھ پگڑی یا ٹوپی کے اوپر پھیر لینا بھی جائز ہے) اس کے بعد کانوں کے سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر انگوٹھوں کو کانوں کی پشت پر ایک بار پھیریں اور پھر الٹے ہاتھ گردن پر پھیر کر گردن پر بھی مسح کریں۔ آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا لیکن ہر عضو پہلے دایاں اور بعد میں بایاں اور ہر عضو تین بار دھونا افضل ہے مگر ایک بار یا دو بار بھی جائز ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھو لیں۔

5۔وضو کرتے وقت مسواک کرنا اور داڑھی میں خلال کرنا مسنون ہے۔

6۔وضو کر کے جرابیں پہن لی جائیں تو جرابوں اور موزوں پر مقیم چوبیس گھنٹے اور مسافر تین دن تک مسح کر سکتا ہے۔

7۔وضو کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھتے رہنا چاہئے اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے بچنا چاہئے۔

8۔ نماز کے آداب

☆ وضو کر کے نماز کی ادائیگی کیلئے وقار اور ادب سے چل کر جائیں۔ دوڑ کر نماز میں شامل نہ ہوں۔

☆ نماز کیلئے جاتے ہوئے غور کر لیں کہ کن کن نیکیوں کا تحفہ خدا کے حضور لے کر جا رہے ہیں اور کس کس گناہ کی توبہ کرنی ہے۔

☆ نماز باجماعت میں صفیں بالکل سیدھی ہوں۔ صفوں میں کھڑے افراد کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں اور درمیان میں خالی جگہ نہ ہو۔

☆ لوگ جب صفیں بنائیں اور انہیں اپنی صف سے اگلی صف میں خالی جگہ نظر آئے تو اسے پُر کریں۔

☆ نماز کا تمام عمل اطمینان اور وقار کے ساتھ ادا کریں۔ جلدی جلدی ادا نہ کریں۔

☆ نماز کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر اور سنوار کر ادا کریں اور توجہ نماز کے الفاظ اور ان کے مطالب کی طرف رہے کوشش کریں کہ ادھر ادھر کے خیالات ذہن میں نہ آئیں۔

☆ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا، اشارہ کرنا، باتیں کرنا، باتیں سننا وغیرہ اور غیر ضروری حرکت کرنا منع ہے۔

☆ نماز ادا کرتے ہوئے کسی چیز کا سہارا لینا منع ہے اور نہ ہی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا چاہئے۔

☆ نماز ہمیشہ چستی اور توجہ سے ادا کریں سستی اور کاہلی سے نہیں۔

☆ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے امام کی حرکت سے پہلے کوئی حرکت نہ کریں بلکہ امام کی مکمل پیروی کریں۔

☆ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فوراً نہیں اٹھ جانا چاہئے بلکہ تھوڑی دیر ذکر الٰہی میں گزاریں۔

☆ کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پاس شور کرنا یا اونچی آواز میں باتیں کرنا منع ہے۔

☆ نماز مقررہ وقت پر ادا کریں۔

☆ نماز جمعہ سے قبل خطبہ خاموشی سے سنیں۔ اگر کسی کو خاموش کروانا ہو تو بھی اشارہ کے ساتھ خاموش کرائیں۔ خطبہ کے دوران تنکوں اور کنکریوں سے بھی نہ کھیلیں کیونکہ خطبہ بھی نماز جمعہ کا ہی حصہ ہوتا ہے۔

9۔ مسجد میں داخل ہونے اور باہر جانے کی دعا

پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھیں اور یہ دعا پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ

اللہ کے نام کیساتھ رحمت اور سلامتی ہو اللہ کے رسول

اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ

پر اے اللہ بخش دے مجھے میرے گناہ اور کھول دے

لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے

مسجد سے باہر جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہی دعا پڑھیں۔صرف اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ کی بجائے اَبۡوَابَ فَضۡلِکَ (دروازے اپنے فضل کے) کہیں۔

❁.....❁.....❁

10۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلفائے راشدین

پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

چوتھے خلیفہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

11۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود

آپ کے خلفاء

پہلے خلیفہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

❁.....❁.....❁

12۔ نظم

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

وہی اس کے مُقرّب[1] ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں[2] کو

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو
اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

❁.....❁.....❁

۱ مُقرب: قُرب پانے والے ۲ متکبر: غرور کرنے والے

ترانہ احمدیت

ہوں اللہ کا بندہ محمدؐ کی امت
ہے احمدؑ سے بیعت خلیفہ سے طاعت
میرا نام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

خدا کی عبادت رسولوں کی نصرت
قیامِ شریعت ھُدیٰ[1] کی اشاعت
مرا کام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

زمانہ سے اَن بَن سبھی میرے دشمن
لہو کے پیاسے مسلماں، برہمن
گر الزام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

سیَہ کار اَسوَد[2] ریا کار اَحمر[3]
جو مغضوب اَبیَض[4] تو دجّال اَصفر[5]
پہ بدنام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

طلب میں خدا کی بہت خاک چھانی
ہر ایک دین دیکھا ہر ایک جا دعا کی
پھر انجام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

۱ ہدایت ۲ سیاہ رنگ کے ۳ سرخ رنگ کا ۴ سفید ۵ زرد

وَسَاوِس رَذَائِل[1]	ہوئے مجھ سے زَائِل
یقیں میرا کامل	ہوں جنت میں داخل

بآرام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

ہیں اَثمار[2] ایماں	نجات اور عرفاں
مقاماتِ مرداں	ملاقاتِ یزداں[3]

جو قسّام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

میں کعبہ ہوں سب کا	حَرَم اپنے رب کا
جو مَلجَا[4] عجم کا	تو مَاْوٰی[5] عرب کا

اب اسلام پوچھو
تو میں احمدی ہوں

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

۱؎ ادنیٰ،فضول ۲؎ پھل ۳؎ اللہ تعالیٰ مراد ہے ۴؎۔۵؎ پناہ گاہ

اللہ تعالیٰ

آیات قرآنی

1۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ (الفاتحہ۱:۲ تا۴)

ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا' بار بار رحم کرنے والا اور جزا سزا کے وقت کا مالک ہے۔

2۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (الاخلاص۱۱۲:۲ تا۵)

تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا (نہ ہوگا)۔

3۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (البقرہ:۲۵۶)

اللہ کے سوا کوئی اس بات کا حقدار نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے' وہ کامل حیات والا خود قائم اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

4۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌO (البقرۃ:۱۱۰)

یقیناً اللہ ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

5۔ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔ (الحشر:۲۵)

اللہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے اور ہر چیز کو اس کی مناسب حال صورت دینے والا ہے۔ اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔

حدیث

1۔ اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (ترمذی)

بہترین ذکر لا الٰه الّا اللّٰه ہے۔یعنی اللہ کے سوا کوئی اس بات کا حق دار نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔

فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

☆ ''ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں''۔

☆''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے''۔

☆''خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔اس کی قدر کرو''۔

☆''یہ دولت لینے کے لائق ہے۔اگرچہ جان دینے سے ملے''

☆''خدا زمین و آسمان کا نور ہے''

☆''ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے''

☆''قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے''

''واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے''

سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں''

اسمائے حُسنیٰ

1۔اللّٰه: تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر نقص سے پاک

2۔اَ لرَّبُّ: پالنے والا

3۔اَلرَّحۡمٰنُ: بے انتہا رحم کرنے والا

4۔اَلرَّحِیۡمُ: بار بار رحم کرنے والا

5۔اَلۡمَلِکُ: بادشاہ

عربی قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ

1- یَـــا عَیۡـــنَ فَیۡـــضِ الــلّٰـــهِ وَالۡـعِـــرۡفَـــانِ
یَسۡـــعٰـــی اِلَیۡکَ اَلۡـخَـلۡـقُ کَـــالـظَّـمۡـــاٰنِ

اے اللہ کے فیض و عرفان کے چشمے! خلقت تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔

2- یَـــا بَـحۡـــرَ فَـضۡـــلِ الۡـمُـنۡـعِـمِ الۡـمَـنَّـــانِ
تَهۡـوِیۡ اِلَیۡکَ الـــزُّمَـــرُ بِـــالۡـکِیۡـــزَانِ

اے انعام و احسان کرنے والے خدا کے فضل کے سمندر! لوگوں کے گروہ کوزے لئے ہوئے تیری طرف لپکے آ رہے ہیں۔

3- یَـــا شَـمۡـــسَ مُـلۡـکِ الۡـحُـسۡـنِ وَالۡاِحۡـسَـــانِ
نَـــوَّرۡتَ وَجۡـــهَ الۡبَـــرِّ وَالۡـعُـمۡـــرَانِ

اے حسن و احسان کے ملک کے آفتاب! تو نے بیابانوں اور آبادیوں کے چہرے کو منور کر دیا ہے۔

4- قَـــوۡمٌ رَأَوۡکَ وَاُمَّةٌ قَـــدۡ اُخۡبِـــرَتۡ
مِـــنۡ ذٰلِکَ الۡبَـــدۡرِ الَّـــذِیۡ أَصۡبَـــانِـــیۡ

ایک قوم نے تو تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے۔اس بدر کی جس نے مجھے (اپنا) عاشق بنا دیا ہے۔

5- یَبۡـکُـوۡنَ مِـــنۡ ذِکۡـــرِ الۡـجَـمَـــالِ صَبَـــابَـةً
وَتَـــأَلُّـــمًـــا مِّـــنۡ لَـــوۡعَةِ الۡهِـجۡـــرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے (بھی) روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دکھ اٹھانے سے بھی۔

عَیۡنَ: چشمہ۔یَسۡعٰی: دوڑتا ہے۔ الظَّمۡاٰنِ: پیاسا۔اَلۡمُنۡعِمِ: انعام کرنے والا۔اَلۡمَنَّانِ: احسان کرنے والا۔ تَهۡوِیۡ: جھکتے ہیں، لپکتے ہیں۔اَلزُّمَرُ: گروہ۔اَلۡکِیۡزَانِ: کوزے۔نَوَّرۡتَ: تو نے منور کر دیا۔ وَجۡهَ: چہرہ۔العُمۡرَانِ: آبادیاں۔رَأَوۡکَ: تجھے دیکھا۔اَلۡبَدۡرِ: چودھویں کا چاند۔اَصۡبَانِی: مجھے عاشق بنا دیا۔یَبۡکُوۡنَ: وہ روتے ہیں۔صَبَابَةً: محبت کی وجہ سے۔تَاَلُّمًا: دکھ۔لَوۡعَةِ الۡهِجۡرَانِ: جدائی کی جلن

نصاب ستارہ اطفال

(حصہ دوم)

8 تا 9 سال کیلئے

1۔ نماز کی رکعات، نماز کے اوقات اور ممنوعہ اوقات۔
2۔ مسجد کے آداب۔
3۔ تیمّم کب اور کیسے کیا جاتا ہے؟
4۔ اذان اور بعد کی دعا۔
5۔ وضو اور تیمّم کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔
6۔ اسلام۔
7۔ ایمان کے چھ ارکان یاد کرنا۔
8۔ قرآن کریم ناظرہ دس پارے۔
9۔ قرآن کریم کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ یاد کرنا۔
10۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
11۔ سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
12۔ چہل احادیث سے دس حدیثیں مع ترجمہ یاد کرنا۔ نمبر 1 تا 10
13۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
14۔ سیرت حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔
15۔ نظمیں: (i) خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے۔
(ii) ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو۔
(iii) قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا۔ (زبانی یاد کرنا)
16۔ اطفال الاحمدیہ کا تعارف۔
17۔ ''اسلام'' کے متعلق کچھ اہم باتیں۔
18۔ اللہ تعالیٰ کے بیس صفاتی نام یاد کرنا۔
19۔ عربی قصیدہ دس اشعار یاد کرنا (نمبر 6 تا 15)
20۔ دینی معلومات صفحہ 1 تا 21

نماز کی رکعتیں

فجر کی نماز: ۲ سنتیں، ۲ فرض

ظہر کی نماز: ۴ سنتیں، ۴ فرض، ۲ سنتیں

عصر کی نماز: 4 فرض

مغرب کی نماز: 3 فرض اور بعد میں 2 سنتیں

عشاء کی نماز: 4 فرض، 2 سنتیں اور 3 وِتر

نمازوں کے اوقات

فجر کی نماز کا وقت پَو پھٹنے سے لے کر سورج نکلنے تک۔

ظہر کی نماز کا وقت دوپہر کے بعد ہر چیز کا سایہ ڈھلنے سے دوگنا ہونے تک۔

عصر کی نماز کا وقت سایہ دوگنا ہونے سے سورج کی شعائیں زردی مائل ہونے تک

مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے وقت سے شفق قائم رہنے تک اور عشاء کی نماز کا وقت شفق کے ختم ہونے سے شروع ہو کر آدھی رات تک جاری رہتا ہے۔

اوقاتِ ممنوعہ

1۔ جب سورج نکل رہا ہو۔

2۔ جب سورج غروب ہو رہا ہو۔

3۔ جب سورج عین سر پر ہو۔

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

یاد رکھو کہ شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو سورج غروب ہونے کے بعد کچھ دیر تک آسمان پر دکھائی دیتی ہے اور سفیدی سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

مسجد کے آداب

- مسجد میں پاک صاف ہو کر، صاف ستھرا لباس پہن کر جانا چاہئے۔
- مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

- مسجد میں داخل ہو کر حاضرین کو مناسب آواز میں السلام علیکم کہیں۔
- مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر وقت ہو تو دو نفل ادا کریں جنہیں ''تحیۃ المسجد'' کہا جاتا ہے۔
- لہسن، پیاز، مولی یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر یا گندے موزے اور گندا لباس پہن کر مسجد میں مت جائیں۔ مسجد میں تھوکنا، ناک صاف کرنا یا ایسی حرکت کرنا جو صفائی کے خلاف ہو منع ہے۔
- مسجد کو ہر قسم کی گندگی سے پاک صاف اور خوشبودار رکھیں۔
- مسجد میں حلقے بنا کر مت بیٹھیں، مسجد میں خاموشی سے ذکر الٰہی کرتے رہیں اور غیر دینی باتیں کرنے سے گریز کریں۔ نیز جب کوئی بات کرنی ضروری ہو تو آہستہ سے

کریں تاکہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ آئے۔

- نماز پڑھنے والوں کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے۔
- مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگلی صفیں پہلے پُر کریں۔ اگر آپ بعد میں آئے ہیں تو لوگوں کے سروں اور کندھوں پر سے پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش نہ کریں بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں۔
- مسجد میں اللہ کا نام لینے اور اس کی عبادت سے کسی کو منع نہیں کرنا چاہئے۔
- مسجد میں جوتے مقررہ جگہ پر رکھیں۔ نماز پڑھنے کی جگہ پر جوتے پہن کر نہ پھریں۔
- مسجد سے نکلتے وقت السلام علیکم کہیں بایاں پاؤں پہلے باہر رکھیں مگر جوتا دائیں پاؤں میں پہلے پہنیں اور یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

- جو لوگ چھوٹے بچوں کو مسجد لے کر جاتے ہیں چاہئے کہ وہ انہیں اپنے پاس بٹھائیں اور ان پر نگاہ رکھیں تاکہ دوسروں کی عبادت (نماز۔ وغیرہ) میں خلل نہ ہو۔

اذان

اسلام میں نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کہ نماز قائم کرو یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ لہٰذا لوگوں کو نماز کیلئے بلانے کو کوئی مناسب طریق مقرر کرنا ضروری تھا اس غرض کیلئے اذان کا طریق جاری کیا گیا جسے سُن کر مسلمان نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں۔

جب اذان کہنی ہو تو شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور بلند آواز سے یہ الفاظ کہو۔

اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر	اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے
اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر	اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

پھر دائیں طرف منہ کر کے

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ	نماز کیلئے آؤ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ	نماز کیلئے آؤ

(پھر بائیں طرف منہ کر کے)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح	کامیابی کی طرف آؤ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاح	کامیابی کی طرف آؤ
اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) دوبار کہتے ہیں۔

اذان کے بعد درود شریف اور یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَاد

اے اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قرب اور بزرگی عطا کر اور آپ کا درجہ بلند کر اور آپ کو وہ مقامِ محمود عطا کر جس کا تو نے انہیں وعدہ دیا ہے یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وضو

وضو کی حکمت

1۔ وضو سے سستی اور غفلت دور ہو جاتی ہے۔

2۔ جسم میں تازگی اور مستعدی آ جاتی ہے۔

3۔ عبادت الٰہی کیلئے توجہ اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔

4۔ اس ظاہری پاکیزگی سے باطنی طہارت کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ گویا ایک طرح سے تصویری زبان میں انسان یہ دعا کرتا ہے کہ جس طرح یہ ظاہری پانی ان اعضاء کی میل کچیل کو دور کر رہا ہے اسی طرح توبہ کا پانی اس باطنی میل کو دور کر دے جو ان اعضاء کی غلط کرداری کی وجہ سے چڑھ گئی ہے۔

موجباتِ وضو (یعنی جن امور سے وضو کرنا ضروری ہو جائے)

1۔ قضائے حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کرنے یا پیشاب پاخانہ کے رستہ سے کسی اور رطوبت کے نکلنے۔

2۔ ہوا خارج ہونے۔

3۔ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سونے۔

4۔ بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسی صورت حال پیش آنے کے بعد جب نماز پڑھنی ہو تو پہلے وضو کیا جائے اور پھر نماز پڑھی جائے۔

5۔ اسی طرح قے آنے یا نکسیر پھوٹنے کے بعد بہتر ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔

اگر کسی کو ریح خارج ہوتے رہنے یا پیشاب قطرہ قطرہ گرتے رہنے یا استحاضہ یعنی حیض اور نفاس کے مقررہ دنوں کے علاوہ بھی خون جاری رہنے کی بیماری ہو اور اس

کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹھہرتا ہو تو وہ معذور ہے۔اس کے لئے ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کر لینا کافی ہے۔

وضو کرنے کا طریق

جب کوئی شخص وضو کرنے لگے۔تو بسم اللہ پڑھے' پاک صاف پانی لے کر پہلے ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کرے۔منہ کو اچھی طرح صاف کرنے کیلئے مسواک یا برش استعمال کرنا چاہئے اور اگر میسر نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے۔ پانی چلو میں لے کر ناک میں ڈالے اور اسے اچھی طرح صاف کرے پھر تین بار سارا چہرہ دھوئے اور داڑھی گھنی ہو تو ہاتھ کی انگلیوں سے بالوں میں خلال کرنا بھی پسندیدہ ہے۔اس کے بعد کہنیوں سمیت تین بار ہاتھ دھوئے۔ پہلے دایاں پھر بایاں پھر پورے سَر کا اور کانوں کا مسح کرے۔یعنی پانی سے ہاتھ تر کر کے سارے سر پر پھیرے پھر انگشت شہادت کانوں کے اندر کی طرف اور انگوٹھے کانوں کے باہر کی طرف پھیرے۔ پھر تین بار ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں۔

اس کے علاوہ ترتیب کو مدنظر رکھنا اور اعضاء کو لگاتار دھونا بھی ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ منہ دھو لیا اور پھر اس کے خشک ہو جانے پر ہاتھ دھو لئے۔ایک وضو سے انسان کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے کیونکہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی بات ظاہر نہ ہو وضو قائم رہتا ہے۔

جرابوں پر مسح کرنا

اگر وضو کر کے جرابیں پہنی گئی ہوں تو اس کے بعد وضو کرتے وقت ان کو اتارنا اور پاؤں دھونا ضروری نہیں بلکہ بصورت اقامت ایک دن رات اور بصورت سفر تین دن رات ان پر مسح ہو سکتا ہے۔ یہ مدت جرابیں پہننے کے وقت سے نہیں بلکہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے شروع ہو گی۔

تَیَمُّمْ

تیمّم کی حکمت

تیمّم سے اگرچہ ظاہری صفائی کی غرض پوری نہیں ہوتی لیکن خیالات کو مجتمع کرنے' توجہ کو ایک طرف لگانے اور ایک اہم اور بابرکت کام کرنے کیلئے مستعدی پیدا کرنے کا مقصد اس سے حاصل ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ تصویری زبان میں منکسرانہ دعا کا رنگ بھی اس میں پایا جاتا ہے۔گویا تیمّم کرنے والا کہتا ہے۔اے ہمارے خدا! تیرے پانی کے بغیر ہم خاک آلود ہوئے جاتے ہیں۔تیری یہ نعمت اگر ہمیں میسر نہ آئی تو ہمارے جسم گرد و غبار سے اٹ جائیں گے اس لئے تو جلد پانی عطا فرما۔

تیمّم کے اسباب

اگر پانی کا استعمال مشکل ہو مثلاً انسان بیمار ہو یا پانی ملتا نہ ہو یا پانی نجس ہو تو نماز پڑھنے کیلئے نہانے یا وضو کرنے کی بجائے انسان تیمّم کر لے۔

تیمّم کا طریق

صاف و پاک مٹی یا کسی غبار والی چیز اور اگر ایسی کوئی چیز نہ ملے تو ویسے ہی کسی ٹھوس چیز پر صحتِ نماز کی نیت سے اور بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ مارے اور ان کو پہلے منہ پر پھیرے اور پھر دونوں ہاتھوں پر۔اگر ہاتھوں پر زیادہ مٹی لگ گئی ہو تو مسح کرنے

سے پہلے اسے پھونک سے اڑانا جائز ہے۔

غسل واجب کیلئے بھی اسی طرح تیمّم کیا جاتا ہے جس طرح وضو کیلئے کیا جاتا ہے۔ یعنی صرف منہ اور ہاتھوں پر دونوں ہاتھ پھیرنا۔ جن باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پانی کے مل جانے یا اس کو استعمال کر سکنے کی صورت میں بھی تیمّم باقی نہیں رہے گا۔

جن باتوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ وہی باتیں تیمّم کے ٹوٹنے کا باعث بنتی ہیں۔ یعنی

1۔ پیشاب کرنے سے۔

2۔ پاخانہ کرنے سے۔

3۔ ہوا خارج ہونے سے۔

4۔ لیٹ کر یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر سو جانے سے۔

5۔ بیہوش ہو جانے سے۔

اسلام

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور ہر ایک سے صلح و آشتی کا سلوک کرنا اسلام کہلاتا ہے۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

اسلام ایک کامل دین ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین (اسلام) مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر کامل کر دی ہے۔

اس کی تعلیم نہایت عمدہ، اس کی باتیں بالکل سچی اور اس کے احکام نہایت آسان اور پُرحکمت ہیں۔ دنیا کا کوئی اور دین یا مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم مسلمان ساری دنیا کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور کہتے ہیں۔

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ[۱] یہی ہے

۱ چمکتا ہوا سورج

ایمان کے چھ ارکان

ہر مسلمان کا چھ باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔انہیں ایمان کے چھ ارکان بھی کہا جاتا ہے اور یہی اسلامی عقائد ہیں۔اسلامی اعمال (پنج ارکانِ اسلام) آپ پہلی کتاب میں پڑھ چکے ہیں۔اب ارکانِ ایمان ترتیب سے بیان کئے جاتے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔

1۔اللہ تعالیٰ

اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین وآسمان کی ہر چیز بغیر کسی سامان کے اپنی قدرت سے بنائی ہے۔وہ تمام دنیا کا حاکم سب کا بادشاہ اور ہر چیز کا مالک ہے وہ چھوٹی بڑی بات کی خبر رکھتا ہے کوئی کام اس کیلئے مشکل نہیں۔

بادشاہی ہے تری ارض و سَما دونوں میں
حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

اللہ تعالیٰ واحد اور لازوال ہے۔ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اس کے کاموں میں نہ کوئی اس کا ساجھی ہے نہ ساتھی۔نہ کوئی اس کا بیٹا ہے نہ بیوی' نہ باپ نہ بھائی' نہ اسے ان کی ضرورت ہے۔اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔نہ بیمار ہوتا ہے نہ تھکتا ہے۔وہ کسی کا محتاج نہیں۔سب اس کے محتاج ہیں۔مختصر یہ کہ سب خوبیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔مگر کوئی نقص یا عیب اس میں نہیں ہے۔

واحد ہے لا شریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

اللہ اس کا ذاتی نام ہے اس کے اور بھی کئی نام ہیں لیکن وہ سب صفاتی کہلاتے ہیں۔یعنی ان سے اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی صفت ظاہر ہوتی ہے۔مثلاً

1۔رَبُّ الْعَالَمِیْن: اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کی ہر چیز بنانے اور پرورش کرنے والا اور ہر شے کو درجہ بدرجہ بڑھانے اور ترقی دینے والا ہے۔

2۔رَحْمٰن: اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا اور ہمارے کسی کام کے بغیر ہم پر مہربانی کرنے والا ہے۔مثلاً ہمارے لئے سورج' چاند' پانی' ہوا وغیرہ پیدا کئے۔

3۔رَحِیْم: اللہ تعالیٰ نہایت مہربان' ہماری کوشش اور محنت کا نتیجہ دینے والا ہے۔مثلاً جو طالبعلم محنت سے پڑھتا ہے اس کو وہ پاس کر دیتا ہے۔

4۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن: اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک ہے یعنی وہ اچھے کام کرنے والوں کو انعام اور برے کام کرنے والوں کو سزا دے گا۔لیکن اگر وہ چاہے تو کسی کی سزا معاف بھی کر دے اور کسی کو انعام اس کی محنت سے زیادہ بھی دے دے۔

5۔عَلِیْم: اللہ تعالیٰ کو زمین اور آسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا علم ہے اور اسے دلوں کا حال بھی معلوم ہے۔

ہمارا خدا ہماری دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے مگر وہ ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔کیونکہ وہ ایسا نور ہے جس کا نہ کوئی جسم ہے نہ مادی شکل۔البتہ ہم اس کے کاموں سے اسے پہچان سکتے ہیں۔جیسا کہ ہم ہوا کو دیکھ تو نہیں سکتے لیکن جب وہ چلتی ہے تو ہمارے بدن اسے محسوس کرتے ہیں اور ہم فوراً کہتے ہیں کہ ہوا چل رہی ہے۔

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رَہ ہے تیرے دیدار کا

2۔فرشتے

تمام انسان اور چرند پرند خدا تعالیٰ کی جسمانی مخلوق ہیں۔اسی طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کی روحانی مخلوق اور روحانی فوج ہیں۔جو گناہ یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں۔فرشتوں کے ذمے بہت سے

کام ہیں۔ مثلاً لوگوں کے دلوں میں نیکی کے خیالات ڈالنا۔ نبیوں پر خدا کی وحی لانا۔ رسولوں کو خدا کی طرف سے غیب کی خبریں بتانا۔ بادلوں سے بارش برسانا۔ ہوائیں چلانا۔ پھل پھول اور ترکاریاں اگانا۔ نیک لوگوں کو جنت اور برے لوگوں کو سزا کی بشارت دینا وغیرہ۔ فرشتے بے شمار ہیں کوئی انہیں گن نہیں سکتا۔ چار بڑے فرشتوں کے نام اوران کے کام یہ ہیں۔

1۔ جبرائیل: اللہ تعالیٰ کا پیغام نبیوں تک پہنچانے والا فرشتہ۔

2۔ عزرائیل: آدمیوں اور جانوروں کی جان نکالنے والا فرشتہ۔

3۔ میکائیل: اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو رزق پہنچانے والا فرشتہ۔

4۔ اسرافیل: دنیا کے آخر میں سب جانداروں کو مارنے کیلئے بگل بجانے والا فرشتہ۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے فرشتوں کے ذریعہ سے اپنے رسولوں پر جو کلام نازل کرتا ہے وہ وحی کہلاتا ہے۔ جس وحی میں کرنے کی باتوں کے احکام ہوں یا نہ کرنے کی باتوں سے منع کیا گیا ہو اسے کتاب یا شریعت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں پر ایسی کتابیں نازل کی ہیں۔ مثلاً تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب اتاری گئی وہ قرآن شریف ہے یہ کتاب تھوڑی تھوڑی کر کے ۲۳ برس میں اتری تھی۔ لوگوں کی بھلائی اوران کی دینی تعلیم کیلئے جس قسم کی باتوں کی ضرورت تھی وہ سب کی سب قرآن شریف میں بیان ہیں اب کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہی۔ تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے یہ آخری کتاب ہے اور آخری شریعت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوب فرمایا ہے۔

شکرِ خدائے رَحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل[۱] کھِلا یہی ہے
کیا وَصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا[۲]
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

4۔ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی

اللہ تعالیٰ کے بندوں تک اس کا پیغام پہنچانے والے کو نبی رسول یا پیغمبر کہتے ہیں۔
نبی کے معنی ہیں خدا سے غیب کی خبریں پا کر دنیا کو بتانے والا۔
دنیا میں جب ہر طرف برائی پھیل جاتی ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے کسی کو نبی بنا کر بھیجا کرتا ہے تا وہ لوگوں کو راہ راست پر لائے اورانہیں

1۔ اللہ تعالیٰ کے احکام بتائے۔

2۔ انہیں پاک بنائے۔

3۔ کتاب اور حکمت سکھائے۔

سب نبی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ کبھی گناہ نہیں کرتے۔ ان کی زندگی بڑی پاک ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ہر قوم، ہر ملک اور ہر زمانہ میں اپنے نبی اور رسول بھیجے ہیں جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں۔
1۔ حضرت آدمؑ 2۔ حضرت نوحؑ 3۔ حضرت ابراہیمؑ 4۔ حضرت اسماعیلؑ 5۔ حضرت اسحاقؑ 6۔ حضرت یعقوبؑ 7۔ حضرت یوسفؑ 8۔ حضرت موسیٰؑ 9۔ حضرت عیسیٰؑ 10۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین یعنی سب نبیوں کے سردار ہیں۔ آپ سے بڑھ کر تو کیا آپ کے برابر بھی دنیا جہان میں کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

۱ پھول ۲ زیور

11۔ ہمارے زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل پیروی کے نتیجہ میں امتی نبی کے طور پر مبعوث فرمایا۔ آپ کا کام اسلام کی اشاعت کو کمال تک پہنچانا ہے۔ اور دوسرے مذہبوں پر اسے غالب کرنا ہے۔ آپ وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جن کے آنے کی خبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کا عقیدہ غلط ہے۔ قرآن مجید میں دوسرے نبیوں کی طرح ان کے وفات پا جانے کا ذکر ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محلّہ خانیار سرینگر کشمیر میں ان کی قبر بھی موجود ہے۔
ہمیں چاہئے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف سے پوری محبت کریں۔ جس کا طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں اور قرآن شریف کی نصیحتوں کو دل سے مانیں کیونکہ بہشت اسی آدمی کو ملے گا جو یقین رکھتا ہو کہ
’’خدا سچ ہے اور آسمان کے نیچے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ کوئی رسول ہے اور نہ قرآن مجید جیسی کوئی اور کتاب ہے‘‘۔

5۔ قیامت

جتنے لوگ پہلے گذر چکے ہیں جو لوگ اس وقت زندہ ہیں اور جو لوگ اس کے بعد پیدا ہوں گے موت سب کے لئے اٹل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے۔ **کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ** کہ ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا۔
یوں تو آدمی مرتے رہتے ہیں اور مرتے رہیں گے مگر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ سب فنا ہو جائیں گے۔ پھر سب کو اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا اور ان کا حساب کتاب لے گا۔ اسی کا نام قیامت ہے۔ یاد رہے کہ ہماری یہ زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ موت کے بعد ہر انسان کو ایک نئی زندگی ملے گی جس کے بعد وہ کبھی نہیں مرے گا۔ دوبارہ زندہ ہونے کے بعد ساری دنیا کے اگلے پچھلے لوگ جمع کئے جائیں گے۔ اس کے بعد ہر آدمی کا

حساب کتاب ہوگا۔ جس آدمی کے اچھے اور نیک کام برے کاموں سے بڑھ جائیں گے اسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور جس آدمی کی بدیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ ہونگی اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ جہاں اس کے گناہوں کا اچھی طرح علاج ہو جانے پر خدا کے حکم سے اسے دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا مگر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے گا اس کے گناہ معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا بغیر حساب کتاب کے جنت میں بھیج دے گا۔ کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور مالک کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے کرے۔

6۔ تقدیر

جن باتوں پر ایک مسلمان کو ایمان لانا چاہئے ان میں سے ایک ’’تقدیر‘‘ بھی ہے۔ انسان اپنی کوشش اور محنت سے ایک کام کرتا ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے علم اور مرضی کے مطابق ملتا ہے۔ آدمی کی کوشش اور محنت کو تدبیر کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کے علم کے مطابق نتیجہ نکلنے کا نام تقدیر ہے۔ انسان کی کامیابی کیلئے تدبیر اور تقدیر دونوں ضروری ہیں۔
ہمیں چاہئے کہ ہم تدبیر میں کوئی کمی نہ رہنے دیں۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی مانگتے رہیں کہ وہ اپنی مہربانی سے ہمارے کام پورے فرما دے ہمارا خدا ہماری دعائیں سنتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ وہ اپنی تقدیر پر بھی غالب ہے اس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے دعا کرنے سے بری تقدیر بھی اچھی تقدیر میں بدل سکتی ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

قرآن مجید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا۔ اس سے ہر انسان کو ایسی ہی محبت ہونی چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

قرآن مجید سب سے آخری ''آسمانی کتاب'' ہے جو کبھی منسوخ نہ ہوگی۔ اس میں انسان کی ساری ضرورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور قیامت تک سب انسانوں کے لئے اس کے حکموں پر عمل کرنا فرض ہے۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۳

تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۴ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۵

نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کا ہمسر کوئی بھی

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۲

(ہم ہر زمانہ کے مسلمان سے کہتے ہیں کہ) تو (دوسرے لوگوں سے) کہتا چلا جا کہ میں مخلوقات کے رب سے (اس کی) پناہ طلب کرتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۳

اس کی ہر مخلوق کی (ظاہری و باطنی) برائی سے (بچنے کیلئے)

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۴

اور اندھیرا کرنے والے کی ہر شرارت سے (بچنے کیلئے) جب وہ اندھیرا کر دیتا ہے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝۵

اور تمام ایسے نفوس کی شرات سے (بچنے کیلئے بھی) جو (باہمی تعلقات کی) گرہ میں (تعلق تڑوانے کی نیت سے) پھونکیں مارتے ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥

اور ہر حاسد کی شرارت سے (بھی) جب وہ حسد پر تُل جاتا ہے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝٢

(ہم ہر زمانہ کے مسلمان سے کہتے ہیں کہ) تو (دوسرے لوگوں سے) کہتا چلا جا کہ میں تمام انسانوں کے رب سے (اس کی) پناہ طلب کرتا ہوں

مَلِكِ النَّاسِ ۝٣

(وہ ربّ) جو تمام انسانوں کا بادشاہ (بھی) ہے

اِلٰهِ النَّاسِ ۝٤

اور تمام انسانوں کا معبود (بھی) ہے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٥

(میں اس کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرات سے جو (ہر قسم کے وسوسے ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٦

(اور) جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر دیتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٧

خواہ وہ (فتنہ پرداز) مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہو خواہ عام انسانوں میں سے ہو۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

- نام: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- والد کا نام: حضرت عبداللہ
- والدہ کا نام: حضرت آمنہ
- دادا کا نام: عبدالمطلب
- پیدائش: ۱۲ ربیع الاوّل سنہ عام الفیل بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء
- قبیلہ: بنو ہاشم
- رضاعت: حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے کی
- کچھ دن ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی حضرت ثُوَیبَہ کے پاس پرورش پائی۔
- تقریباً ۴ یا ۵ سال حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے پاس پرورش پائی۔
- ۶ برس کی عمر میں حضرت آمنہ کے ساتھ یثرب کا سفر کیا۔
- حضرت آمنہ نے واپسی پر ابواء کے مقام پر وفات پائی سفر میں ساتھ ان کی لونڈی اُم ایمن تھی۔
- اُمّ ایمن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر مکہ آئیں اور حضرت عبدالمطلب کے سپرد کیا۔
- آٹھ سال عمر ہوئی تو حضرت عبدالمطلب کا انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔
- حضرت عبدالمطلب نے اپنی وفات سے قبل آپ کو اپنے بیٹے اور آپ کے چچا حضرت ابوطالب کے سپرد کیا۔
- حضرت ابوطالب جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قسم کا ساتھ دیتے رہے۔
- حضرت ابوطالب تجارت پیشہ تھے۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۱۲ برس تھی

تو آپؐ ابوطالب کے ساتھ شام کے تجارتی سفر پر گئے۔ یہ آپؐ کا پہلا سفر تھا۔ بُصریٰ کے مقام پر بُحَیرَہ نام عیسائی راہب نے آپ کو دیکھ کر کہا اس میں نبوت کی علامات ہیں اور جلد ہی نبوت کے منصب پر سرفراز ہوں گے۔ راہب کے مشورہ سے ابوطالب نے آپ کو واپس مکہ بھیج دیا۔

❁ لڑکپن میں چچا کے زیرسایہ تجارت کا تجربہ حاصل کر کے تجارت شروع کی۔

❁ تجارت کے سلسلہ میں یمن، شام اور دیگر علاقوں کے سفر کئے۔

❁ جاہلیت کی خرافات سے ہمیشہ دور رہے۔

❁ جب عمر پندرہ برس ہوئی تو قبیلہ قیس اور کنانہ سے قریش کی جنگ چھڑ گئی جو کہ حرب فجار کے نام سے مشہور ہے اس میں اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے رہے۔

❁ حلف الفضول کے معاہدہ میں شامل ہوئے۔

جس کی شرائط یہ تھیں: ۱۔ آئندہ آپس میں جنگ و جدل نہیں کریں گے۔ ۲۔ ملک سے بدامنی دور کریں گے۔ ۳۔ مسافروں کی حفاظت کریں۔ ۴۔ غریبوں کی امداد کریں۔ ۵۔ ظالموں کو ظلم سے روکیں۔

❁ تجارت میں ہمیشہ خاصہ فائدہ رہا۔

❁ حضرت خدیجہؓ کا سامانِ تجارت لے کر بصریٰ گئے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ منافع ہوا۔ سفر سے واپسی پر ان کے غلام میسرہ نے آپ کی بہت تعریف کی اور رائے دی کہ مکہ میں ان کی برابری کا کوئی نوجوان نہیں۔

❁ حضرت خدیجہؓ نے متاثر ہو کر شادی کی خواہش کی۔ اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال تھی۔ چچا حضرت ابوطالب کے مشورہ سے رشتہ قبول کیا۔ حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضور ﷺ کے چار بیٹے قاسمؓ طیب، طاہر اور عبداللہ رضی اللہ عنہم چار بیٹیاں زینب، رقیہ، اُم کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنھُنَّ پیدا ہوئیں۔

❁ بعثت سے قبل خانہ کعبہ کی تعمیر میں حصہ لیا اور حجرِ اسود رکھنے کے لئے اپنی چادر بچھا کر

قبائل کے جھگڑے کا مسئلہ حل کیا۔ اس وقت حضور ﷺ کی عمر ۳۵ برس تھی۔

❁ حق کی تلاش اور اللہ کی عبادت کیلئے غار حرا میں چلے جاتے۔ غار حرا ۴ گز لمبی اور پونے دو گز چوڑی تھی۔

❁ غار میں فرشتہ نے کہا اِقْرَأ (پڑھ) آپ ﷺ نے فرمایا "مَا اَنَا بِقَارِیٔ" میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے آپ ﷺ کو پکڑ کر دبایا اور کہا اِقْرَأ آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسری بار ایسا ہی ہوا۔ تو آپ ﷺ کی زبان پر اِقْرَأ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کے الفاظ جاری ہوئے۔ یہ پہلی وحی تھی۔

❁ اعلانیہ تبلیغ نبوت کے چوتھے سال شروع ہوئی اور اپنے قبیلے کو دعوت طعام دے کر تبلیغ کی۔ سوائے حضرت علیؓ کے سب خاموش رہے۔

❁ اسلام کے پہلے شہید حضرت حارثؓ بن ابی ہالہ تھے۔

❁ حضور ﷺ نے آغاز میں محفلوں، میلوں اور بازاروں میں تبلیغ کی۔ گھر گھر جا کر برائیوں سے منع کرتے۔

❁ حضور ﷺ کو قریش قسما قسم کی تکالیف دیتے مثلاً راستے میں کانٹے بچھاتے، دروازے پر گندگی پھیلاتے، پتھر مارتے، آوازے کستے تاکہ تبلیغ سے باز آ جائیں۔

❁ مزید روکنے کیلئے قریش کا ایک وفد حضرت ابوطالب کے پاس آیا اور اپنے بھتیجے کو تبلیغ سے روکنے کیلئے کہا اور دھمکی بھی دی۔ حضرت ابوطالب نے حضور ﷺ سے کہا بیٹا میرے اوپر اتنا بار نہ ڈال کہ میں اس کو اٹھا بھی نہ سکوں۔ حضور ﷺ اپنے چچا کے الفاظ سن کر آبدیدہ ہو گئے اور کہا اے میرے چچا اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر چاند تو بھی میں اسلام کی تبلیغ سے رک نہیں سکتا۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک اس کام سے نہیں رکوں گا جب تک کامیاب نہ ہو جاؤں یا مارا نہ جاؤں۔ اس پر حضرت ابوطالب نے جوش میں آ کر کہا تو اپنا کام کئے جا کوئی تیرا بال بیکا نہ کر سکے گا اور آپ ﷺ کے چچا نے اس قول کو آخر دم تک نبھایا۔

سیرۃ حضرت ابوبکر صدیقؓ

۞ نام: عبداللہ

۞ کنیت: ابوبکر

۞ لقب: صدیق اور عتیق

۞ والد کا نام: عثمان

۞ کنیت: ابوقحافہ

۞ حضرت ابوبکرؓ مردوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائے۔
۞ بیعت کے وقت عمر ۳۸ برس تھی۔
۞ پیشہ کے لحاظ سے تاجر تھے۔
۞ خون بہا اور جرمانہ کے مقدمات کے فیصلے آپ کرتے تھے۔
۞ شراب سے ہمیشہ نفرت کرتے تھے۔
۞ آپ کے ذریعہ سے مسلمان ہونے والے صحابہ میں حضرت عثمانؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ حضرت ابوعبیدہؓ۔ حضرت ابوسلمہؓ۔ حضرت خالد بن سعیدؓ (ان میں سے پانچ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں)
۞ آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں خشوع وخضوع سے عبادت کرتے اور تلاوتِ قرآن کریم کرتے جس سے متاثر ہوکر بہت سے لوگ جمع ہوجاتے۔
۞ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔
۞ غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے۔
۞ حضور ﷺ کے سفر میں شریک ہوتے۔

۞ ایک بار حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن معیط نے آپ ﷺ کے گلے میں پھندا ڈالا حضرت ابوبکرؓ پہنچ گئے۔ اس کو پکڑ کر علیحدہ کیا اور فرمایا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کردو گے جو کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے۔
۞ قریش کے مظالم سے تنگ آکر حضور ﷺ کی اجازت سے حبشہ جانے کیلئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں قبیلہ قارہ کا رئیس اِبْنُ الدَّغِنَہ ملا۔ پوچھا کہاں کا قصد کیا ہے فرمایا قوم نے مجھے چین سے رہنے نہیں دیا۔ اس لئے ارادہ ہے کہ کسی اور ملک چلا جاؤں۔ اس نے کہا تم محتاجوں کی مدد کرتے۔ عزیزوں کا خیال رکھتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو۔ مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہو۔ تم کو جانا نہیں چاہئے تم میرے ساتھ چلو میں تمہارا ذمہ لیتا ہوں۔ تم اپنے وطن میں ہی اللہ کو یاد کرو۔ واپس آکر تمام قریش میں اپنی ذمہ داری کا اعلان کر دیا۔ قریش نے مان لیا لیکن یہ کہا کہ اپنے گھر میں ہی عبادت کریں۔ باہر نہ کریں۔ بعد میں قریش کے دباؤ پر ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکرؓ سے معذرت چاہی تو آپ نے فرمایا اب مجھے تمہاری پناہ کی حاجت نہیں مجھے خدا اور رسول کی پناہ کافی ہے۔ میں اسی طرح عبادت کروں گا۔
۞ اِبْنُ الدَّغِنَہ کی مخالفت کے بعد مدینہ کا ارادہ کیا۔ اجازت چاہی تو حضور ﷺ نے فرمایا جلدی نہ کرو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو بھی تمہارے ساتھ کر دے جو تمہارا سفر کا رفیق ہو۔ آپ نے سمجھ لیا کہ اس سے حضور ﷺ نے اپنی ذاتِ پاک مراد لی ہے۔
۞ آپ نے ہجرت کی نیت سے دو اونٹنیاں آٹھ سو درہم میں خرید لیں۔
۞ ہجرت کی اجازت ملنے پر حضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ کے گھر مشورہ کیلئے گئے اور ساتھ ہی انہیں خوشخبری دی کہ آپ میرے رفیق سفر ہونگے۔
۞ ہجرت کیلئے ایک اونٹنی کی قیمت حضور ﷺ نے ادا کی۔

۞ رات کو غارِ ثور میں پناہ لی۔

۞ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے دن بھر مکہ کے حالات معلوم کر کے رات کو حضور ﷺ کو اطلاع دیتے۔

۞ آپ کے غلام فہیرہ مکہ میں بکریاں چرا کر شام کو غار کے قریب آ کر دودھ دے جاتے۔

۞ سفر میں راہنمائی کیلئے عبداللہ بن اریقط کو اجیر مقرر کیا۔

۞ غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ نے داخل ہو کر اسے صاف کیا اور اس کے اندر کے سوراخوں کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا ایک سوراخ رہ گیا تو چادر ختم ہوگئی اس پر اپنی ایڑی رکھ کر حضور ﷺ کو اندر بلایا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر اپنا سر مبارک رکھ کر حضور ﷺ نے آرام فرمایا۔ کچھ دیر بعد اس سوراخ سے سانپ نے حضرت ابوبکرؓ کو کاٹ لیا۔ تکلیف کی وجہ سے بے چین ہوئے مگر حضور ﷺ کو نہ جگایا۔ حضور ﷺ بیدار ہوئے تو پوچھا کیا بات ہے۔ آپ ﷺ نے بیان کیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو فوراً آرام آ گیا۔

۞ کفار حضور ﷺ کی تلاش کرتے غارِ ثور تک آ گئے تو حضرت ابوبکرؓ فکرمند ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا **لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا** گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ آخر دشمن وہاں سے ناکام لوٹ گئے۔

۞ دورانِ ہجرت حضرت زبیرؓ نے شام سے تجارت کا سامان لاتے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں دو سفید جوڑے پیش کئے۔ ایک حضور ﷺ کے لئے دوسرا حضرت ابوبکرؓ کیلئے۔

۞ مدینہ آمد سے قبل چودہ دن قُبَاء مقام میں قیام کیا اور حضور ﷺ نے صحابہ کے ساتھ مل کر مسجد قُبَاء بنوائی مدینہ میں یہ پہلی مسجد تھی۔

۞ مدینہ کی آب و ہوا اکثر مہاجرین کو موافق نہ آئی۔ حضرت ابوبکرؓ سخت بیمار ہو گئے حضور ﷺ تشریف لائے اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھایا۔

۞ اے خدا! تو مکہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر اور اس کو بیماریوں سے پاک کر دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے وبائی بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے دعا کے نتیجہ میں حضرت ابوبکرؓ اور دیگر مہاجرین صحابہ ٹھیک ہو گئے اور مدینہ کی آب و ہوا ان کیلئے بہتر ہو گئی۔

۞ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر آیا تو آپ رونے لگے اور فرمایا کہ میرے سارے اعمال نیک ان کے ایک دن اور ایک رات کے برابر نہیں ہو سکتے۔ رات وہ، جس رات کہ وہ حضور ﷺ کے ساتھ غار میں تشریف لے گئے اور دن وہ، جب حضور ﷺ کی وفات پر عرب کے بعض قبائل نے زکوٰۃ دینا بند کر دی تو آپ نے ان سے وصول کی۔

۞ تمام غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے اور مناسب مشورے بھی دیتے تھے۔

۞ حضور ﷺ کی اجازت سے حضرت ابوبکرؓ اپنی زرعی زمین پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی وفات ہو چکی ہے آپ سیدھے حضرت عائشہؓ کے گھر گئے چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور باہر آئے تو حضرت عمرؓ مجمع سے کہہ رہے تھے کہ خدا کی قسم حضور ﷺ اس دنیا سے تشریف نہیں لے گئے۔ آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور تقریر کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا جو لوگ محمد ﷺ کی عبادت کرتے تھے تو بے شک وہ فوت ہو چکے ہیں اور جو لوگ خدا کی عبادت کرتے تھے تو بیشک وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی سب رسول فوت ہو چکے ہیں کیا اگر یہ فوت ہو گئے یا قتل کئے گئے تو کیا تم

پھر جاؤ گے۔ جو پھر جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر گزار کو عنقریب جزا دے گا۔

۞ مہاجرین وانصار نے متفقہ طور پر حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔

۞ حضرت ابوبکرؓ کا لقب خلیفہ رسول اللہ ہوا۔

۞ حضرت ابوبکرؓ نے دو برس تین ماہ نو دن خلافت کا کام سرانجام دیا اور وفات پائی۔

۞ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت اسامہؓ کا لشکر روانہ فرمایا۔

۞ زکوٰۃ روکنے والوں سے جہاد کیا۔

۞ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے بغاوت کرنے والوں سے جہاد کیا۔

۞ ایران، حمص، فلسطین، دمشق، اردن کی طرف لشکر بھجوائے۔

۞ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ ہجری شام کے وقت ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عمرؓ نے جنازہ پڑھایا۔

۞ ذریعہ معاش تجارت تھا۔ مگر خلافت کے بعد اڑھائی ہزار درہم سالانہ بیت المال سے مقرر ہوئے۔ وفات سے پہلے وصیت میں فرمایا کہ میری زمین فروخت کر کے بیت المال سے لی گئی رقم واپس کر دی جائے۔

۞ لوگوں کی بکریوں کا دودھ دوہتے۔ تجارت کا کپڑا کندھے پر رکھ کر بازار لے جاتے اور فروخت کرتے۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے۔

۞ قبول اسلام کے وقت چالیس ہزار درہم پاس تھے سب راہ خدا میں صرف کر دیئے۔

۞ قرآن کریم کو کتابی شکل میں محفوظ فرمایا۔

۞ حضرت بلالؓ اور کئی دیگر غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔

۞ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔

چہل احادیث میں سے دس احادیث

1۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

2۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ (مِرْاٰۃٌ۔ آئینہ)

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔

3۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

نیکی بتانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

4۔ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ (عِدَۃٌ: وعدہ۔ اَلْکَفُّ: ہاتھ)

مومن کا وعدہ ایسا پختہ ہوتا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں نقد دے دی جائے۔

5۔ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

کسی مومن کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

6۔ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ

جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔

7۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

8۔ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ

سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی۔

9۔ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

کاموں میں سے بابرکت وہ کام ہوتا ہے جس میں میانہ روی ہو۔

10۔ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ

مجالس امانت کے ساتھ قائم رہتی ہیں۔

سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہے۔ 13 فروری 1835ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب رئیس قادیان اور والدہ محترمہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔ قرآن کریم اور چند فارسی کتب مکرم فضل الٰہی صاحب سے۔ عربی کی ابتدائی تعلیم مکرم فضل احمد صاحب سے علمِ صَرف کی بعض کتب اور قواعد نحو مکرم گل علی شاہ صاحب سے پڑھیں اور حکمت کی تعلیم اپنے والد محترم سے گھر پر ہی حاصل کی۔

1864ء سے 1868ء تک سیالکوٹ شہر میں ملازمت کی۔ آپ کو پہلا الہام 1865ء کو ہوا جو یہ ہے ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ اَوْ تَزِیْدُ عَلَیْہِ سِنِیْنًا وَتَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا (یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل دیکھے گا

(تذکرہ مطبوعہ 1969ء صفحہ 7)

والدہ ماجدہ کا انتقال 1868ء میں ہوا۔ 1875ء کے آخر یا 1876ء کے شروع میں آپ نے آٹھ نو ماہ کے روزے رکھے اور اس دوران کثرت سے آپ پر انوار سماویہ کا نزول ہوا۔ جون 1876ء میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا اور مسجد اقصیٰ قادیان میں دفن کیا گیا۔ 1880ء میں براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ شائع کیا۔ آپ کو ماموریت کا پہلا الہام مارچ 1882ء کو ہوا قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ (تو کہہ دے مجھے حکم دیا ہے اور میں مومنوں میں سے سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں 1883ء میں آپ کے بڑے بھائی حضرت مرزا غلام قادر صاحب نے وفات پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سب سے پہلا مقدمہ 1877ء میں

ایک عیسائی رلیارام نے کیا یہ مقدمہ ڈاکخانہ کے نام سے مشہور ہے۔ 10 جولائی 1885ء کو سرخ چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا۔ اس دن رمضان کا 27واں روزہ تھا اور اس کے عینی شاہد حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب ہیں۔ 1885ء کے شروع میں آپ نے مختلف مذاہب کے لیڈروں کو نشان نمائی کی دعوت دی۔ جنوری 1886ء کو آپ ہوشیار پور گئے وہاں چالیس روز چلہ کشی کی۔ 20 فروری 1886ء کو خدا سے خبر پا کر ایک بیٹے مصلح موعود کی پیشگوئی فرمائی۔

یکم دسمبر 1888ء کو آپ نے بیعت کا اعلان فرمایا۔ 12 جنوری 1889ء کو آپ نے بیعت کے لئے دس شرائط کا اعلان فرمایا۔ 4 مارچ 1889ء کو لدھیانہ اور ہوشیار پور کا سفر کیا اور 23 مارچ 1889ء کو حضرت صوفی احمد جان صاحب آف لودھیانہ کے گھر میں پہلی بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ حضرت صوفی صاحب کا گھر ''دارالبیعت'' اور وہ دن ''یوم البیعت'' کہلاتا ہے۔

1890ء کے آخر میں آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا اس کا ذکر ''توضیح مرام'' اور ''فتح اسلام'' میں ملتا ہے۔ 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مشہور اہل حدیث مولوی محمد حسین بٹالوی اور دیگر مولویوں نے کفر کا فتویٰ دیا۔ 27 دسمبر 1890ء کو جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان میں ہوا جس میں 75 افراد نے شرکت کی۔ 1892ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لاہور' سیالکوٹ' کپورتھلہ' جالندھر اور لدھیانہ کے سفر کئے۔ 1892ء کے جلسہ سالانہ میں 327 افراد نے شرکت کی۔ 1893ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشہور پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ کیا جو جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔ 1892ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کفر کا فتویٰ دینے والے علماء کو دعوتِ مباہلہ دی۔ 1893ء میں

ملکہ وکٹوریہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوتِ اسلام دی۔ 1893ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی کے 40 ہزار مادے ایک ہی رات میں سکھائے گئے۔ اسی سال حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ہجرت کر کے بھیرہ سے مستقل طور پر قادیان آ گئے۔ مارچ اپریل 1894ء میں خسوف وکسوف کا نشان مشرق میں اور 1895ء کو یہی نشان مغرب میں ظاہر ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے انکشاف کیلئے 1894ء میں ایک وفد سری نگر کشمیر بھجوایا۔ یکم جنوری 1896ء کو آپ نے پہلی بار گورنمنٹ کو یہ تحریک کی کہ ہفتہ میں اتوار کی بجائے جمعہ کی تعطیل ہونی چاہئے۔ دسمبر 1896ء میں آپ کا مضمون ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' جلسہ مذاہبِ اعظم لاہور میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔ آپ کا مضمون وحی الٰہی کے مطابق سب مضمونوں پر بالا رہا۔

پنڈت لیکھرام 6 مارچ 1897ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا۔ 23۔ اگست 1897ء کو کپتان ڈگلس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں فیصلہ سنایا۔ آپ نے اسے پیلاطوس ثانی کا نام دیا۔ 1898ء کے آغاز میں آپ نے قادیان میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا اجراء کیا۔ 1897ء میں امرتسر سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے ''الحکم'' اخبار جاری کیا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پسند فرما کر امرتسر سے قادیان منگوا لیا۔ 17۔ اکتوبر 1902ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ الہامیہ عربی میں ارشاد فرمایا۔ 1903ء میں منارۃ المسیح قادیان کا سنگ بنیاد رکھا جو کہ 1916ء میں مکمل ہوا۔ 1901ء کی مردم شماری میں آپ نے اپنی جماعت کا نام ''مسلمان فرقہ احمدیہ'' رکھا۔ اخبار ''البدر'' ستمبر 1902ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔

27۔ اکتوبر 1904ء کو آپ نے سیالکوٹ کا سفر اختیار فرمایا اور اسی سفر میں آپ

نے لیکچر سیالکوٹ دیا جس میں آپ نے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ 11۔ اکتوبر 1905ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے وفات پائی۔ 1905ء میں بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی۔ یکم مارچ 1906ء کو رسالہ ''تشحیذ الاذہان'' حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے جاری کیا۔

27 اپریل 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لاہور کا آخری سفر کیا۔ 26 مئی 1908ء کو لاہور میں وفات پائی اور 27 مئی 1908ء کو قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ نماز جنازہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل نے پڑھائی۔ جو کہ پہلے خلیفہ کے طور پر منتخب ہوئے۔

حضرت مسیح موعود کے ایسے مخالفین جو آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہلاک ہوئے۔ پنڈت لیکھرام پشاوری، ڈاکٹر ڈوئی آف امریکہ، پادری عبداللہ آتھم، سعداللہ لدھیانوی، الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہور وغیرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

عربی:

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔

فارسی:

تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد

انگریزی :

I shall give you a large party of Islam

(میں تمہیں اسلام کی ایک بڑی جماعت عطا کروں گا)

اُردو:

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

پنجابی:

جے تو میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند کتب کے نام

براہین احمدیہ' سرمہ چشم آریہ' ازالہ اوہام' آئینہ کمالاتِ اسلام' مسیح ہندوستان میں' اعجاز المسیح ' تریاق القلوب' کشتی نوح' حقیقۃ الوحی' چشمہ معرفت' تحفہ غزنویہ' تحفہ گولڑویہ' سر الخلافہ' سراج منیر' اسلامی اصول کی فلاسفی' حمامۃ البشریٰ' برکات الدعا' تذکرۃ الشہادتین' شہادت القرآن' شحنۂ حق' جنگِ مقدس' لیکچر سیالکوٹ' لیکچر لاہور' خطبہ الہامیہ' نشان آسمانی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

آپ کا نام حضرت حکیم حافظ مولوی نورالدین صاحب تھا۔ آپ ۱۸۴۱ء کو بھیرہ ضلع سرگودھا میں محترم حافظ غلام رسول صاحب اور محترمہ نور بخت صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۳۲ ویں پشت پر آپ کا شجرہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم تو والدین سے حاصل کی۔ پھر لاہور اور راولپنڈی میں تعلیم پائی۔ مزید تعلیم کیلئے رامپور۔ مرادآباد۔ لکھنؤ۔ میرٹھ۔ دہلی۔ بھوپال۔ مکہ۔ مدینہ کے سفر کئے۔ ۱۸۶۵ء میں حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ ۱۸۷۰ء میں واپس ہندوستان آئے۔ ۱۸۷۶ء سے ۱۸۹۲ء تک ریاست جموں و کشمیر میں بطور شاہی طبیب رہے۔ ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے بنے۔ اپریل ۱۸۹۳ء میں قادیان ملاقات کے لئے آئے پھر حضرت مسیح موعود کی تحریک پر قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے۔ ۲۸ دسمبر اور ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو جلسہ مذاہب عالم لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی آپ کے زیر صدارت پڑھا گیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو انجمن کارپرداز مصالح قبرستان (بہشتی مقبرہ) کے امین مقرر ہوئے۔ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور مارچ 1914ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

آپ کی اہم تحریکات

مبلغین کا باقاعدہ تقرر۔ بیت المال کا قیام۔لنگر خانہ کا باقاعدہ سلسلہ انتظام۔ اخبار ''نور'' اوراخبار ''الحق'' کا اجراء۔ مدرسہ احمدیہ کا باقاعدہ قیام۔ پبلک لائبریری کا قیام۔

آپ کی مشہور کتب

1۔فصل الخطاب

2۔تصدیق براہین احمدیہ

3۔ابطال الوہیت مسیح

4۔خطوط جواب شیعہ وردِّ نسخ قرآن

5۔ نورالدین

6۔دینیات کا پہلا رسالہ (مسائل نماز)

7۔مبادی الصرف والنحو

☆ 1910ء میں محلّہ دارالعلوم قادیان میں مسجد نور کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆ آپ کی سیرت کی کتاب ''مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین'' اور ''حیاتِ نور'' وغیرہ ہے۔

نظم

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رَہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

ooo

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
مٹ جاؤں مَیں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
سینہ میں جوشِ غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لَب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پر میرا مصطفیٰؐ ہو
محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں سامنے خدا ہو

(حضرت مصلح موعودؓ)

قرآن سب سے اچھا — قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت — قرآن ہے سہارا
اللہ میاں کا خط ہے — جو میرے نام آیا
استانی جی پڑھاؤ — جلدی مجھے سیپارہ
پہلے تو ناظرہ سے — آنکھیں کروں گی روشن
پھر ترجمہ سکھانا — جب پڑھ چکوں میں سارا
مطلب نہ آئے جب تک — کیونکر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے ہرگز — اپنا نہیں گزارا
یا رب تو رحم کر کے — ہم کو سکھا دے قرآں
ہر دکھ کی یہ دوا ہو — ہر درد کا ہو چارا
دل میں ہو میرے ایماں — سینے میں نورِ فرقاں
بن جاؤں پھر تو سچ مچ — میں آسماں کا تارا

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ)

اِسلام

آیاتِ قرآنی

1-اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اللہ کے نزدیک اصل دین یقیناً اسلام یعنی کامل فرمانبرداری ہے۔

2-وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

3-اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج میں نے تمہارے فائدہ کیلئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

حدیث

1-بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔(۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی اس بات کا حق دار نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔(۲) نماز کو قائم کرنا۔ (۳) زکوۃ دینا۔(۴) حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

O اسلام زندہ مذہب ہے۔

O اسلام بابرکت اور خدا نما مذہب ہے۔

O یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ ڈھونڈنے والوں کو زندہ نشانوں سے اطمینان بخشتا ہے۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

(درثمین اردو)

صفاتِ الٰہی یا اسمائے حُسنیٰ

اَلْقُدُّوسُ	پاک ذات	اَلسَّلَامُ	سلامتی والا
اَلْمُؤْمِنُ	امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ	پناہ دینے والا
اَلْعَزِيْزُ	غالب	اَلْجَبَّارُ	زبردست
اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی والا	اَلْخَالِقُ	بنانے والا
اَلْبَارِئُ	پیدا کرنے والا	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا
اَلْغَفَّارُ	بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ	دباؤ والا
اَلْوَهَّابُ	بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ	روزی دینے والا
اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا	اَلْعَلِيْمُ	جاننے والا
اَلْقَابِضُ	تنگ کرنے والا	اَلْبَاسِطُ	کشادہ کرنے والا
اَلْخَافِضُ	پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا

عربی قصیدہ

6- وَأَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً
وَأَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں۔
اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

7- يَا مَنْ غَدَا فِىْ نُوْرِهٖ وَ ضِيَائِهٖ
كَالنَّيِّرَيْنِ وَ نَوَّرَ الْمَلَوَانِ

اور وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر و ماہ کی طرح ہوگئی ہے
اور رات اور دن منور ہو گئے ہیں۔

8- يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ الرَّحْمٰنِ
اَهْدَى الْهُدَاةِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے کامل چاند! اور اے رحمان کے نشان! سب راہنماؤں کے راہنما اور سب بہادروں کے بہادر

9- اِنِّىْ أَرٰى فِىْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ
شَأْنًا يَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

بے شک میں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایک ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔

10- وَقَدِقْتَفَاكَ اُولُو النُّهٰى وَبِصِدْقِهِمْ
وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْاَوْطَانِ

دانشمندوں نے تیری پیروی کی ہے اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے وطنوں کی یاد بھلا دی ہے۔

11- قَدْ اٰثَرُوْكَ وَفَارَقُوْا أَحْبَابَهُمْ
وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ

بے شک انہوں نے تجھے مقدم کر لیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دور ہو گئے۔

12- قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ
وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانِ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو یکسر چھوڑ دیا اور ہر فانی مال و منال سے بیزار ہو گئے۔

13- ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ
فَتَمَزَّقَ الْاَهْوَاءُ كَالْاَوْثَانِ

ان پر اپنے رسول کے روشن دلائل ظاہر ہوئے تو ان کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

14- فِىْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِى نُوِّرُوْا
وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِّنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔

15- قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَ ضَيْمُهُمْ
فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

بے شک لوگوں کے ظلم و ستم نے انہیں چور چور کر دیا پھر بھی خدائے محسن کی عنایت سے وہ ثابت قدم رہے۔

الغروب: آنسو۔ تُسِيْلُ: بہاتی ہے۔ النیران: دو چمکنے والے (سورج۔ چاند)
اَلملَوان: دن اور رات۔ المتھلل: روشن۔ اقتفاک: تیری پیروی کی۔
اولوالنہٰی: عقل مند۔ اثروک: تجھے ترجیح دی مقدم کیا۔ وَدَّعوا: چھوڑ دیا۔
نشبٍ: مال و دولت۔ تَمَزقَ: ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ الأوثان: بُت۔ ھَاضَھم: انہیں چُور چُور کر دیا۔ تَرْوِيْقِ: تاریکی، اندھیرا۔ ضَيْمُهُمْ: ظلم

پیارے بچو! ''کامیابی کی راہیں کا پہلا حصہ ''ستارہ اطفال''
یہاں ختم ہوتا ہے اب انشاءاللہ اس کا دوسرا حصہ آپ پڑھیں گے جو
کہ ''کامیابی کی راہیں'' حصہ دوم ''ہلال اطفال'' ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ	لفظ	معنی
صفحہ 7	تسمیع	سمع اللہ لمن حمدہ کہنا
صفحہ 7	تحمید	تعریف کرنا، الحمدللہ کہنا
صفحہ 8	قَعْدَہ	التحیات / تشہد کیلئے بیٹھنا
صفحہ 9	مسنون	جو سنت سے ثابت ہو
صفحہ 14	خلال کرنا	دانت کریدنا۔ وضو کرتے ہوئے داڑھی میں انگلیاں پھیرنا
صفحہ 18	مُقَرَّب	خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا
صفحہ 18	خود پسند	تکبر کرنے والا
صفحہ 18	کمند	ایک قسم کی رسی جو منڈیر پر ڈال کر دیوار پر چڑھنے کے کام آتی ہے
صفحہ 19	ھُدیٰ	ہدایت
صفحہ 19	اَن بَن	لڑائی، ناراضگی
صفحہ 19	برہمن	ہندوؤں کی ایک ذات، مراد ہندو
صفحہ 19	سَیہ کار	غلط کام کرنے والے
صفحہ 19	اسود	کالے رنگ کا
صفحہ 19	رِیاکار	محض دکھاوے کیلئے کام کرنے والا
صفحہ 19	اَحْمَر	سُرخ رنگ والے
صفحہ 19	مغضوب	جو خدا کے غضب / ناراضگی کا مورد ہوں
صفحہ 19	اصفر	زرد رنگ والا
صفحہ 20	وَساوِس	وسوسہ کی جمع۔ وہم
صفحہ 20	رذائل	فضول۔ ادنیٰ
صفحہ 20	اثمار	ثمر کی جمع۔ پھل
صفحہ 20	یزداں	خدا تعالیٰ
صفحہ 20	قَسَّام	خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہوئے
صفحہ 20	ملجا	پناہ گاہ
صفحہ 20	عجم	غیر عرب

صفحہ 26	شفق	وہ سرخی جو سورج کے غروب ہوتے ہوئے یا طلوع ہوتے ہوئے آسمان کے افق پر نظر آتی ہے
صفحہ 31	یکسوئی	توجہ، انہماک
صفحہ 35	خویش	ذاتی، اپنی
صفحہ 35	شمس الضحیٰ	چمکتا ہوا سورج
صفحہ 36	سَما	آسمان
صفحہ 38	ترکاریاں	سبزیاں
صفحہ 39	گُل	پھول
صفحہ 39	گہنا	زیور
صفحہ 39	دِلبر	دل لینے والا۔ محبوب
صفحہ 46	راہب	عیسائی مذہب میں سب کچھ چھوڑ کر عبادت کی خاطر وقف ہو جانے والا
صفحہ 48	خشوع خضوع	عاجزی اور خدا تعالیٰ کا خوف
صفحہ 48	خون بہا	وہ رقم جو قاتل قتل کے بدلے میں بطور سزا مقتول کے ورثا کو دیتا ہے
صفحہ 48	عشرہ مبشرہ	عشرہ۔ دس، مبشرہ جن کو (جنت کی) خوشخبری دی گئی۔ عام طور پر مشہور ہے کہ دس صحابہ کو آنحضور ﷺ کے ذریعہ جنت کی بشارت دی گئی۔
صفحہ 48	قَصد کرنا	ارادہ کرنا
صفحہ 50	اجیر	جس کو اُجرت پر رکھا گیا ہو
صفحہ 50	زانو	گھٹنہ
صفحہ 51	صَاع / مُد	وزن ماپنے کے پیمانے جو عرب میں استعمال ہوتے ہیں
صفحہ 51	جُحفہ	بستی کا نام
صفحہ 55	چلہ کشی کرنا	چالیس دن تک تنہائی میں عبادت کرنا
صفحہ 57	تشحیذ الاذہان	ذہنوں کو تیز کرنے والا
صفحہ 58	تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد	کسریٰ کا ایوان (حکومت) تباہ و برباد ہو گیا
صفحہ 61	عالَم	دنیا، جہان
صفحہ 61	خسِ راہ	گھاس پھوس، راہ میں پڑا تنکا